Test # 4 Kiran Shahzadi

سوال نمبر 1

گورننس :-

گورننس سے مراد کوئی بھی ایسا نظام ہے کسی بھی ریاست کا جس کے تحت وہ ریاست اور اس میں موجود تمام افراد امور و معاملات کو با خوبی انجام دے سکے۔

اسلام اور گڈ گورننس

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل طور پر ہر بات کھول کھول کر بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح اسلام میں گڈ گورننس کا تصور بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی گڈ گورننس ریاست میں انسانوں کو نہ صرف ان کی دنیاوی زندگی کو بہترین بنانے کے اصولوں پر عمل کرتی ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بناتی ہے کہ آخروی زندگی میں بھی انسان فلاح پائے اور اسی کے مطابق عمل پیرا رہتی ہے۔ اسلامی گڈ گورننس کے اصول مندرجہ ذیل ہیں:

اسلامی گڈ گورننس کے اصول:

بنیاد قرآن و سنت کی تعلیمات پر

سب سے پہلا اصول جو اسلامی گڈ گورننس کا ہے وہ اس کی بنیاد ہے جو کہ قرآن اور سنت کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ قرآن نے انسان کی ضروریات کی زندگی کے ہر پہلو پر معلومات اور احکامات نازل کیے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احکامات پر خود عمل پیرا ہو کر مسلمانوں کو ایک عملی مثال پیش

کی ہے۔ ریاستِ مدینہ کا نظام جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود قائم کیا ہوتا وہ مسلمانوں کے لیے ایک اسلامی گڈ گورننس کی اعلیٰ مثال ہے۔

اقتدار و اختیار اللہ کی امانت

اسلامی گڈ گورننس کا دوسرا اصول اس بات پر یقین ہے کہ انسان کو جو اقتدار و مرتبہ اور اختیارات ملے ہیں ریاستی امور کو سنبھالنے کے وہ اللہ کی امانت ہیں اور انسان اللہ کی امانت میں خیانت نہیں کرتا بلکہ اپنے اختیارات کو پوری ایمانداری کے ساتھ نبھاتے ہیں۔ یہ احساس کہ انسان اللہ کے سامنے جوابدہ ہے اپنے تمام اختیارات کے ساتھ انسان کو اس بات کا پابند بناتا ہے کہ اس نے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی۔ یہ پیرش خیمہ اور ~~انسان~~ احساس اسلامی گڈ گورننس کو قابلِ عمل بناتا ہے اور انسان اپنے اختیارات کا غلط استعمال نہیں کرتا۔

نظامِ خلافت اور گڈ گورننس

اسلامی گڈ گورننس کا نظام، نظامِ خلافت پر مبنی ہوتا ہے۔ کیونکہ اسلام نظامِ خلافت کو فروغ دیتا ہے اور انسان کو اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ وہ زمین پر اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے جس کے بنیادی اصول، ذمہ داریاں اسلام واضح طور پر بتاتا ہے۔ جس سے اسلامی گڈ گورننس ensure ہوتی ہے ریاست میں۔ جیسا کہ اسلام میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک خلیفہ میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہئیں جس کا مشہور مسلم فلاسفر الماوردی، الغزالی، الفارابی نے اپنے Theories میں واضح کیا ہے کہ ایک خلیفہ کو نیک، جیسا کہ

لئے کوشاں رہنے والا، ریاست کی فلاح و بہبود کے لئے
کام کرنے والا اور انصاف فراہم کرنے والا، وغیرہ وغیرہ
ہونا چاہیے تو جب ایک ریاست کا خلیفہ ان سب
خوبیوں پر پورا اترنے والا ہوگا تو کسی طرح ممکن ہے کہ
ریاست میں گڈ گورننس قائم نہ ہو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: "اور ہم نے تم کو زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا"
(القرآن)

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

مفہوم: اور ہم نے آدم کو عزت بخشی اور زمین پر
اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔
(القرآن)

اسلامی گڈ گورننس مشاورت کی بنیاد پر:

اسلامی نظام گورننس میں مشاورت
کو بہت اہمیت حاصل ہے کہ اسلام امور ریاست
میں اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام لوگوں کا Point of View
رائے لازمی لی جائے تاکہ لوگوں کو ان کی ذات کا احساس
اور پابند بنایا جائے۔

حوالہ: واقعہ:

مشاورت کے عمل کی بہترین مثال غزوہ خندق
کے موقع پر ملتی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنگی اقدامات کے لئے اپنے اصحاب سے مشورہ
کیا۔ اور خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
نے دیا جس پر فوراً عمل پیرا کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
مشاورت کا عمل بخوبی اپناتے اور ریاستی امور میں اصحاب
سے مشورہ بھی لیتے اور ان پر عمل بھی کرتے۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کا مفہوم ہے کہ

اے محمدؐ ان سے مشورہ لیا کریں۔

(مفہوم آیت)

یہ مفہوم اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شوریٰ کے عمل کو پسند فرماتا ہے۔

انصاف کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی

اسلامی طرزِ گورننس کے اصولوں میں یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ انصاف سب کے لیے برابر ہے اور ہر انسان پر اس کی بالادستی واجب ہے۔ اسلامی نظام میں چاہے کوئی امیر ہو، غریب ہو یا خلیفہ ہی کیوں نہ ہو انصاف کی نظر میں سب برابر ہیں اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست میں انصاف فراہم کرے اور مظلوم کو انصاف دلائے۔

اس بات کی بہترین مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ملتی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں ایک چور کو لایا گیا جو کہ بااثر خاندان سے تعلق رکھتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر اس کی جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔

اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قاضی کی عدالتوں میں پیش ہوتے رہے ہیں۔

یہ واقعات اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ اسلامی نظامِ گورننس میں انصاف کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی ہے کہ جہاں ہر انسان قانون کی نظر میں ایک برابر ہے۔

انصاف کی فراہمی میں جلدی اور گڈ گورننس

اسلامی گورننس کے اصولوں میں جلد انصاف فراہم کرنے کے اصول پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ مظلوم کو انصاف وقت پر ملے جس کی مثال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ متحرک عدالتیں ہیں جن کی بنیاد اور اصول یہ تھا کہ قاضی مظلوم کے پاس جا کر انصاف فراہم کرتا تھا تاکہ انصاف نہ صرف یقینی ہو بلکہ فوری بھی ہو۔

اسلامی گورننس میں اجماع و اجتہاد کا اصول:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام نے انسان کی ہر دور میں ہر طرح کی ضروریات کی فراہمی کا مکمل بندوبست کیا ہے۔ دورِ حاضر میں غالب بدلاؤ آ رہے ہیں جس سے مشکلات اور ان کے حل کی نوعیت بدلتی جا رہی ہے۔ اس طرح کے موقعوں اور مسائل کے حل کے لیے اسلام اجماع اور اجتہاد کا اصول (Concept) دیتا ہے تاکہ اسلامی ریاست میں گڈ گورننس قائم کی جا سکتی۔

اس کی بہترین مثال اس واقعے سے ملتی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو گورنر مقرر کیا تو ان سے پوچھا کہ معاذ اگر کوئی مشکل ہوئی تو کس طرح فیصلہ کرو گے کیا قرآن و سنت سے۔ آپ نے فرمایا اگر قرآن و سنت سے حل نہ ملا تو، تو حضرت معاذ نے فرمایا قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی عقل کے مطابق بہترین فیصلہ کروں گا۔ جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر حضرت معاذ کی تعریف کی۔

یہ واقع اس بات کا ضامن ہے کہ کس طرح اسلامی گڈ گورننس انسان کی ہر دور کے مطابق رہنمائی اور فلاح و بہبود کو یقینی بناتا ہے۔

اسلامی گڈ گورننس میں نظامِ احتساب

اسلامی گڈ گورننس کے اصول میں ایک اہم اصول نظامِ احتساب ہے۔ اسلام جو گڈ گورننس کو ensure کرتا ہے۔ اس اسلام کا نظامِ احتساب دوہری نوعیت کا ہے جس میں حکمران نہ صرف دنیا میں عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں بلکہ آخرت میں اللہ کے سامنے بھی جوابدہ ہیں۔ کیونکہ انسان کو یہ اختیار اللہ کے نائب کے طور پر اللہ کی امانت بنا کر دیا گیا ہے۔ یہ احساس کہ انسان نے اپنے ہر عمل کا جواب اللہ تعالیٰ کے سامنے دینا ہے انسان کو اپنے عمل میں conscious بناتا ہے اور انسان ہر فیصلہ اور قدم سوچ سمجھ کر کر اٹھاتا ہے۔

اس کی مثال اس حدیث سے ہوتی ہے کہ

زمین پر تمام انسان چرواہے کی مانند ہے اور آخرت میں ہر ایک سے اس کے عمل کے مطابق سوال و جواب کیا جائے گا۔

عوامی فلاح و بہبود کا نظام اور گڈ گورننس

اسلامی گورننس کا کام عوامی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہنا ہے اور یہ عمل اسلامی گڈ گورننس کے اصولوں میں آتا ہے اسلام کا نظام زکوٰۃ ریاست میں عوامی فلاح و بہبود کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔ کیونکہ اس سے دولت کی

گردش چند ہاتھوں میں نہیں رہتی بلکہ غریب و مسکین کو بھی ان کا حق ملتا رہتا ہے اور ریاست میں گڈ گورننس ensure ہوتی ہے۔

حضرت عمرؓ کا قائم کردہ بیت المال اس عمل کو یقینی بناتا ہے کیونکہ بیت المال کا تصور غریب و مساکین کی کفالت ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور گڈ گورننس

اسلامی ریاست میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تصور کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اور یہ اسلامی گڈ گورننس کے اہم اصولوں میں شامل ہوتا ہے۔ اس سے مراد نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا ہے۔ اسلامی ریاست میں اس بات سے یہ عمل ہوتا ہے کہ لوگ برائی سے بچتے اور نیکی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ جس سے گڈ گورننس کا عمل پیدا ہوتا ہے۔

اس کی مثال اس حدیث سے واضح ہوتی ہے جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تم میں سے اگر کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اور اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اسے اپنے دل میں برا جانے۔ اور یہ ایمان کا سب سے نچلا درجہ ہے

حدیثِ مبارکہ

خلاصہ:

اس بات کا حاصل کلام یہ ہے کہ اسلامی ریاست اپنے ان تمام اصولوں پر گامزن ہو جن میں قانون کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، عدل انصاف کا رواج، عوامی فلاح و بہبود پر گامزن ہونا، نظام خلافت اور اجماع و اجتہاد کے تصور وہ اہم اصول ہیں جو اسلامی گورننس کو ریاست میں قائم کرتے ہیں۔ اسلامی ریاست نہ صرف انسان کو دنیا میں بہترین زندگی مہیا کرتی ہے بلکہ آخرت میں بھی انسان کو فلاح و مغفرت مہیا کرنے کا ضمانت بنتی ہے۔

سوال نمبر ۲

سرکاری ملازمین

سرکار ایک ریاست کے امور کو سنبھالنے کا نظام ہے اور سرکاری ملازمین وہ تمام افراد ہیں جو ایک ریاست میں ریاست کے تمام کام کرتے ہیں جن سے مراد وہ تمام امور ہیں جو کہ ریاست میں موجود افراد کے متعلق ہوتے ہیں۔ جب کوئی انسان کسی سرکاری نوکری کو اپناتا ہے تو وہ سرکاری ملازم بن جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں وہ (تمام) امور اور کام شامل ہیں جو حکومت ملازمین کے

ذمہ داری عائد ہے رہنمایا اور عوام کی خدمت اور آسانی
کے حوالے سے۔ سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں
میں مندرجہ ذیل ذمہ داریاں آتی ہیں:

انصاف فراہم کرنا:

ایک سرکاری ملازم کی سب سے پہلی ذمہ داری
یہ ہے کہ وہ عوام کو انصاف فراہم کرے۔ یہ ریاست
کی ذمہ داری ہے کیونکہ ریاست کا وجود اور مقصد
ہی یہ ہے کہ اس میں موجود تمام لوگوں کو انصاف کی
مکمل فراہمی ہو۔ ریاست یہ ذمہ داری سرکاری ملازمین
کو ذمہ لگاتی ہے۔

مثلاً

مثلاً کسی بھی ملک میں پولیس، وکلا اور
عدالتی نظام اسی لئے قائم کیا جاتا ہے کہ وہ
عوام کو انصاف فراہم کیا جائے۔ پولیس کسی
بھی کرائم کے خلاف تحقیقات کرے، وکلا
عدالت میں تمام ثبوت اور گواہان کو
پیش کرے اور عدالت ریاست کے قانون
کے مطابق انصاف فراہم کرتے ہوئے فیصلہ کرے۔

اوپر دی گئی مثال میں پولیس افسر، وکیل اور
جج وہ تمام سرکاری ملازم ہیں جن کے ذمہ یہ
کام آتا ہے کہ وہ ریاست میں انصاف کو فروغ دیں
اور عوام کو انصاف کی فراہمی کریں۔

امن قائم کرنا:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں ریاست میں
امن قائم کرنا بھی ایک اہم ذمہ داری ہے کیونکہ بنا امن
کے کوئی قوم فلاح نہیں پا سکتی۔ اور اسلام تو نام ہی
امن و امان کا ہے۔ ایک ایسی ریاست جہاں امن قائم

ہو گا وہی ریاست لوگوں کی ترقی و فلاح کے لوازم فراہم کر سکتی ہے۔ اور اس بات کو یقینی بنانا سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے۔

قومی خزانہ کے لئے ذمہ داریاں:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ زکوٰۃ اور دوسرے taxes کو جمع کر کے قومی خزانے میں جمع کریں تاکہ حکومت اور ریاست اس خزانے سے عوام پر خرچ کریں اور عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنا سکیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ:

"امیروں کی دولت میں غریبوں کا حصہ بھی ہے"

سرکاری ملازمین کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس حصے کو جمع کر کے اس کے حق داروں تک پہنچائیں

مظلوم کو طاقتور سے بچانا:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ مظلوم کو طاقتور کے ظلم سے بچائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی بھی مظلوم کا حق نہ مارا جائے۔ اور طاقتور اس بات پر نہ مجبور ہو جائے کہ وہ اثر و رسوخ والا ہے۔

حضرت عمرؓ نے جب خلافت کا عہدہ سنبھالا تو فرمایا کہ اب میری نظر میں غریب اور کمزور ترین لوگ طاقتور ترین لوگ ہیں۔ اور میں کمزور کو طاقتور سے انصاف دلا کر دکھاؤں گا

اور طاقتور کو قانون کا پابند کر کے عمل پیرا ہونا پڑے گا۔

قیمتوں کو قابو میں رکھنا اور ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں ہے کہ وہ معاشی حالات کو غریبوں کے لیے بھی بہتر بنائیں اور اس طرح کہ دکانداروں کو غیر قانونی اور غیر سرکاری طور پر قیمتیں بڑھانے سے روکیں اور ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ کریں تاکہ مارکیٹ میں artificial طریقے سے قیمتیں نا بڑھا جائیں۔

ریاست میں اس طرح کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ کی سطح پر ڈپٹی کمشنر اور اس کے عملے کے سپرد کی گئی ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اقدامات

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں یہ بھی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں، عوام کو اچھائی کی طرف راغب کرے اور برائی سے روکے۔ اور اس عمل کے لیے ملازمین خود بھی ان اصولوں پر عمل کرے جس سے لوگوں کے لیے اس کا عمل مشکل نہ لگے۔ بلکہ خود ایک عملی نمونہ بن کر دکھائیں۔

تعلیمی نظام اور تعلیمی اداروں کا نظام

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست میں تعلیمی نظام کو فروغ دیں اور تعلیمی اداروں کا نظام اور انتظام بہتر کرے۔
اس کی مثال اس بات سے نکالی جا سکتی ہے کہ مدینہ میں مسجد نبوی میں تعلیمی نظام قائم کیا گیا۔

حضرت علیؓ کی سرکاری ملازمین کو تلقین:

حضرت علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں مختلف علاقوں میں بھیجے گئے گورنروں اور قاضیوں کو خطوط لکھے جن میں اس بات پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح پورا کریں اور اپنے ماتحتوں کے لیے عملی نمونہ بن کر سامنے آئیں۔

خطوط: حضرت علیؓ نے مصر کے گورنر، بصرہ کے گورنر، گورنر مکہ کے نام خطوط لکھے جن میں ذمہ داریوں کے حوالے سے خاص طور پر زور دیا۔

حضرت عمرؓ کی سرکاری ملازمین کو تلقین:

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں سرکاری ملازمین کو تلقین کی کہ کس طرح وہ اپنی ذمہ داریوں کو بہتر کریں اور بہتر طریقے سے انجام دیں۔
حضرت عمرؓ جب جب کوئی گورنر مقرر کرتے تو یہ تلقین کرتے کہ

تاکہ لوگوں کی تم تک رسائی آسان رہے اور اپنے لیے استقبال کا اہتمام نہ کرنا، باریک کپڑے نہ پہننا تاکہ تمہاری طبیعت میں آسائش پسندی نہ آ جائے۔ اور ترکی گھوڑوں کا استعمال نہ کرو کہیں تم میں تکبر نہ آ جائے۔

حاصل کلام

سرکاری ملازمین کی تمام ذمہ داریوں کا مقصد صرف ایک ہی ہے کہ عوام کی خدمت اور ریاست کی فلاح و بہبود۔ جو کہ تب ہی ممکن ہے جب اسلامی سرکاری

CamScanner

حلال میں اپنی تمام ذمہ داریاں پوری طرح ادا کریں۔

سوال نمبر (ج) (2)

حضرت عمر رضہ کا دورِ خلافت:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دورِ حیات میں ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی اسلامی اصولوں کے مطابق، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا اور ان کے بعد شروع ہوا حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت جو کہ 634 سے لیکر 644 تک قائم رہا۔ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ میں اسلام عرب میں پھیل دیا ہے اور ان کے وصال کے بعد خاص طور پر حضرت عمرؓ کے دور میں اسلام یورپ اور افریقہ کی حدود تک پھیل گیا۔ اس پھیلاؤ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ اسلامی ریاستوں میں نئی اصلاحات کو متعارف کرایا جائے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ حکومت میں کئی اصلاحات متعارف کروائی جو کہ درج ذیل ہیں۔

خلیفہ حضرت عمرؓ کی اصلاحات

حضرت عمرؓ کی اصلاحات مندرجہ ذیل ہیں۔

زرعی اصلاحات:

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں زرعی اصلاحات متعارف کروائیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

زمینوں کی ازسرنو پیمائش اور جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ:

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں زمینوں کی ازسرنو پیمائش کروائی جس کی مثال عراق کی زمینوں کی پیمائش تھی جس سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ کل کتنی زمینیں موجود ہیں زرعی کاموں کے لیے

اس کے علاوہ حضرت عمرؓ نے جاگیردارانہ نظام کی قباحتوں کے خاتمے کے لیے روم اور ایران کے جاگیرداروں کی زمینیں چھین کر وہیں کے کاشتکاروں میں تقسیم کر دیا۔ جس سے معاشرے میں جاگیردارانہ نظام اور اس کی برائیوں کا خاتمہ ہوا۔

اس کے علاوہ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں قریش اور مکہ والوں کو مفتوح علاقوں میں زمینیں خریدنے سے منع کیا تاکہ وہ ان علاقوں میں شہزادوں سا رواج نہ پکڑ لیں اور مفتوح علاقوں کے لوگوں پر راج نہ کریں

اس کے علاوہ آپ نے نہری نظام کو قائم کیا تاکہ کاشتکاری کی پیداوار کو بڑھایا جا سکے اور زیادہ مؤثر بنایا جا سکے۔

فوجی اصلاحات:

آپؓ نے اپنے دورِ خلافت میں فوجی اصلاحات قائم کی۔ اس سے پہلے تمام مسلمان مل کر جہاد میں حصہ لیتے تھے۔ جس سے پر آپؓ کے دور میں اسلام کو وسعت ملی جس کی وجہ سے ضرورت پیش آئی کہ فوج کچھ لوگوں کو الگ سے

مقرر کیا جائے۔ تو آپ نے الگ سے محکمہ قائم کیا جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ فوجی لوگوں کو تنخواہیں، رسد، اور ان کے بچوں کے لیے وظیفے کا انتظام کرتے اور ان کا حساب کتاب رکھتے۔
آپ وہ پہلے سربراہ تھے جنہوں نے فوج کو نقد تنخواہیں ادا کی۔

بیت المال کا قیام:

حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں بیت المال کا قیام کیا جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ معاشرے میں موجود غریب و مسکین لوگوں کی کفالت کرتے۔ اس میں مال جمع کرنے کے ذرائع میں مال غنیمت کا بھی پانچواں حصہ، عشر، خراج، وغیرہ شامل تھے۔ آپ نے بیت المال کے انتظام کے لئے تمام عہداروں کو مقرر کیا۔

تحقیقات میں اصلاحات

آپؓ نے علیحدہ تحقیقات کا ادارہ قائم کیا جس کی یہ ذمہ داری تھی کہ کسی بھی علاقے سے مقرر کردہ گورنر کے حوالے سے شکایات پر تحقیقات کرے اور اپنی رپورٹ جمع کرے جس کی بنیاد پر گورنر کو ہٹایا اور سزا بھی دی جاتی تھی جس کی مثال حضرت سعد بن وقاصؓ کو عہدے سے ہٹانے کی ہے۔ جن کے خلاف یہ شکایت موصول ہوئی تھی کہ انہوں نے بیت المال کے پیسوں سے اپنے گھر کی دیوڑھی بنوائی ہے۔
اس محکمے کے انچارج حضرت محمد بن مسلمہ تھے انہوں نے الزام ثابت ہونے پر حضرت سعد بن وقاص کو نا صرف عہدے سے ہٹایا بلکہ سب کے سامنے دیوڑھی کو آگ لگادی۔

پوسٹ آفس کا قیام

آپ ﷺ نے پوسٹ آفس کا قیام کیا تاکہ لوگوں کو آپس میں communication میں آسانی مہیا کی جا سکے اور ضروری پیغامات کی ترسیل ممکن کی جا سکے۔

پولیس کا محکمہ کا قیام:

آپ ﷺ سے پہلے عدالت اور پولیس کا محکمہ یکجا تھا پر جیسے جیسے آبادی اور مسلم سلطنت پھیلتی گئی اس چیز کی ضرورت ہوئی کہ علیحدہ پولیس کا محکمہ ہو جو کہ امن و امان اور لوگوں کی شکایات پر تحقیقات کر سکے اور فوری شکایات کو حل کیا جا سکے۔

کرنسی میں اصلاحات:

آپ ﷺ سے پہلے عرب میں اور مسلم دنیا میں الگ الگ طرح کی کرنسی استعمال کی جاتی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے کرنسی میں اصلاحات کی اور تین طرح کی کرنسی اور سکے متعارف کروائے جو کہ اپنی معیارات کی بنا پر اپنی value رکھتے تھے وہ تین سکے تھے چاندی، سونا اور پیتل کے سکے۔ اسی طرح سے ایک اجتماعی کرنسی وجود میں آئی۔

کینٹ کا قیام:

آپ ﷺ نے فوجی اصلاحات میں کینٹ کا قیام متعارف کروایا جس کا مقصد تھا کہ ہر علاقے کی بنیاد اور باؤنڈری کی

CamScanner

ماتحت جہاں فوج اپنی فوجی Practices کر سکیں
اور باقی امورِ زمانہ ان سے متاثر نہ ہوں۔

تعلیماتی اصلاحات

آپ رض نے تعلیماتی اصلاحات فرمائیں۔
آپ سے پہلے صرف مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔ آپ رض کے کہنے پر حضرت ابوبکر صدیق رض نے قرآن کی تدوین کروائی۔ اور حضرت عمر رض نے اپنے دورِ خلافت میں مفتوحہ علاقوں میں مکتب کھولے اس کے علاوہ تنخواہ دار معلمین بھی مقرر کیے تاکہ تعلیمات کا عمل جاری و ساری رہے۔

خلاصہ:

حضرت عمر رض کے دورِ خلافت میں کئی طرح کی اصلاحات وجود میں آئیں۔ جن کے فوائد نہ صرف سماجی تھے بلکہ معاشی، اقتصادی دور میں بھی تھے۔ اور آج کل دنیا میں ان اصلاحات کا رواج قائم ہے۔